"شرحِ صحیح مسلم "اور "تحفۃ المسلم "میں کتاب الزکوۃ کا تقابلی و تحقیقی مطالعہ

A Comparative and Analytical Study of “Kitab al-Zakah” in Sharh Sahih Muslim and Tuhfat al-Muslim

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof,
Department of Islamic Studies,
GC Women's University, Faisalabad
Yesra Mariam
MPhil Scholar,
Department of Islamic Studies,
GC Women University, Faisalabad

Abstract
The understanding of the Holy Qur’an is closely tied to the Hadith, which not only provides clarification of the Qur’anic message but also demonstrates its practical application. To facilitate comprehension, scholars across generations have written numerous commentaries on Hadith, offering Muslims a clearer insight into Islamic principles and guidance for their implementation. Among the eminent scholars of the third century Hijrah is Imam Muslim bin al-Hajjaj al-Naysaburi, who devoted extensive effort and travel to compiling authentic traditions in his renowned work, “Sahih Muslim”. This collection is regarded as one of the most authoritative sources of Hadith, holding the second rank among the “Sihah Sittah” (the six canonical works). Over time, many commentaries have been written on “Sahih Muslim”, including two significant Urdu works: “Sharh Sahih Muslim” by Allama Ghulam Rasool Saeedi and “Tuhfat al-Muslim” by Maulana Abdul Aziz Alvi. The Qur’an highlights the importance of Zakat by mentioning it alongside prayer in approximately thirty-two verses, while the Hadith further emphasize its virtues, benefits, and social impact. Beyond financial support, Zakat fosters social justice, reduces poverty, promotes compassion, and ensures the circulation of wealth.This research presents a comparative study of “Kitab al-Zakat” in “Sharh Sahih Muslim” and “Tuhfat al-Muslim” analyzing their interpretations of its principles, significance, and practical application.
Keywords: Zakat, Hadith Commentary, Comparative Study, Islamic Jurisprudence, Socio-economic Justice, Urdu Scholarship

تمہید:

اسلامی علمی و فقہی روایت میں احادیثِ نبویہ ﷺ کی شروح کو ہمیشہ غیر معمولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ محدثینِ کرام نے نہ صرف احادیث کو محفوظ کیا بلکہ ان کے معانی و مفاہیم، فقہی نکات اور عملی اطلاقات کو بھی تفصیلاً واضح کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں اردو زبان میں لکھی جانے والی شروح نے عام قارئین کے لیے حدیث فہمی کو آسان بنایا اور علمی دنیا میں اردو کو دینی تحقیق و استدلال کی زبان کے طور پر مستحکم کیا۔ انہی علمی کوششوں میں دو عظیم شروح" **شرح صحیح مسلم** "از علامہ غلام رسول سعیدیؒ اور **"تحفۃ المسلم** "از مولانا عبدالعزیز علوی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدیؒ برصغیر کے ممتاز محدث، فقیہ اور مفسر تھے، جنہوں نے اپنی علمی زندگی کا بیشتر حصہ تدریس، تصنیف اور دعوتِ دین کے لیے وقف کیا۔ آپ کی تصنیف **"شرح صحیح مسلم** "اردو زبان میں حدیث کی سب سے جامع، مدلل اور علمی شروح میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں نہ صرف لغوی و فقہی تشریحات کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے بلکہ فقہاء کے باہمی اختلافات اور ائمہ اربعہ کے دلائل کو بھی مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جدید فقہی و معاشرتی مسائل پر آپ کی آراء اعتدال، بصیرت اور اجتہادی توازن کی بہترین مثال ہیں۔

دوسری جانب، مولانا عبدالعزیز علوی کی **"تحفۃ المسلم** "اپنے سادہ مگر جامع اسلوب کے باعث اردو قارئین کے لیے نہایت قابلِ فہم اور مفید شرح ہے۔ اس میں ہر حدیث کا ترجمہ، لغوی وضاحت، مفردات الحدیث، اور "فوائد و مسائل" کو نکتہ وار بیان کیا گیا ہے تاکہ قاری بآسانی فقہی و عملی پہلوؤں کو سمجھ سکے۔ اس شرح کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں محدثین اور فقہاء کی آراء کو اختصار مگر جامعیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، جس سے یہ کتاب علمی حلقوں اور عام قارئین دونوں کے لیے یکساں طور پر مفید بن گئی ہے۔

یہ دونوں شروح محض علمی کاوشیں نہیں بلکہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے **دینی، فکری اور سماجی رہنمائی کے مصادر** بھی ہیں۔ "شرح صحیح مسلم" علمی گہرائی اور تحقیقی تجزیے کے ذریعے فقہ و حدیث کے طالب علموں کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے، جبکہ "تحفۃ المسلم" سادہ بیان اور عملی مثالوں کے ذریعے عام مسلمانوں کے لیے دینی شعور اور عبادات کی تفہیم کو آسان بناتی ہے۔

زیرِ نظر تحقیق میں ان دونوں شروح کا **کتاب الزکوۃ** کے حوالے سے تقابلی و تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ زکوۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے جس کا مقصد معاشی توازن، سماجی انصاف اور روحانی تزکیہ ہے۔

"شرح صحیح مسلم" میں زکوٰۃ کے فقہی پہلوؤں کو دلائل و مآخذ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جبکہ "تحفۃ المسلم" میں اس کے عملی و اخلاقی پہلوؤں کو عام فہم انداز میں واضح کیا گیا ہے۔

یوں یہ مطالعہ نہ صرف اردو میں حدیث فہمی کے ارتقائی رجحان کو نمایاں کرتا ہے بلکہ فقہی و اخلاقی سطح پر اسلامی نظامِ معاشرت کے اصولوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ دونوں شروح کی روشنی میں یہ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ زکوٰۃ کا تصور محض مالی فریضہ نہیں بلکہ ایمان، اخلاق اور اجتماعی اصلاح کا جامع نظام ہے جو اسلام کے معاشی عدل اور روحانی تطہیر دونوں کا ضامن ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی اور شرحِ صحیح مسلم کا تعارف

علامہ غلام رسول سعیدی کا تعارف

علامہ غلام رسول سعیدی برصغیر کے ممتاز عالمِ دین، محدث، فقیہ اور مفسر تھے جنہوں نے اپنی زندگی علمِ دین کی خدمت، تدریس، تصنیف اور تبلیغ کے لیے وقف کی۔ آپ نے اسلام کی حقیقی روح کو واضح کرنے، اہلِ سنت کے عقائد کے دفاع اور باطل نظریات کی تردید میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ابتدائی زندگی و تعلیم

آپ 14 نومبر 1937ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ اصل نام احمد منیر تھا، مگر عشقِ رسول ﷺ کے باعث "غلام رسول سعیدی" کہلائے۔ ابتدائی تعلیم والدہ سے حاصل کی اور چھ سال کی عمر میں قرآن مکمل کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد معاشی دشواریوں کے باوجود آپ نے علمِ دین کے حصول کا سلسلہ جاری رکھا اور جامعہ محمدیہ رضویہ، رحیم یار خان سے دینی تعلیم مکمل کی۔[1]

تدریسی و علمی خدمات

آپ نے علامہ عطا محمد بندیالویؒ جیسے جید اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اور 1966ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے تدریس کا آغاز کیا۔ بعد ازاں جامعہ نعیمیہ کراچی میں تاحیات "شیخ الحدیث" رہے۔ آپ نے ہزاروں طلبہ کو تعلیم دی اور علمی، فکری و روحانی طور پر ان کی رہنمائی کی۔[2]

تصنیفات و خدمات: علامہ سعیدی نے درجنوں علمی و تحقیقی کتب تصنیف کیں جن میں شرح صحیح مسلم، نعمت الباری، تفسیر تبیان القرآن، مقالات سعیدی، توضیح البیان اور مقامِ ولایت و نبوت شامل ہیں۔ ان کی تصانیف میں علمی استناد، وسعتِ مطالعہ، مدلل استدلال اور معاصر فقہی مسائل پر اجتہادی بصیرت نمایاں ہے۔[3]

شرحِ صحیح مسلم کی خصوصیات

"شرح صحیح مسلم" آپ کا عظیم علمی شاہکار ہے جو اردو زبان میں سب سے جامع شروح میں شمار ہوتی ہے۔ اس میں احادیث کی شرح کے ساتھ فقہی مذاہب کا تقابلی جائزہ، لغوی وضاحتیں اور عقائدِ اہلِ سنت کی توضیح موجود ہے۔ آپ نے ائمہ اربعہ کے دلائل بیان کر کے امام ابو حنیفہؒ کے موقف کو مدلل انداز میں واضح کیا۔

جدید فقہی مسائل جیسے خون کا عطیہ، اعضاء کی پیوند کاری، بیمہ، انعامی بانڈز اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر آپ نے اعتدال و توازن کے ساتھ اجتہادی آراء پیش کیں۔

ماخذ و اثرات

اس شرح میں قرآن، صحاحِ ستہ، فتح الباری، ردالمحتار، تفسیر کبیر، قرطبی اور دیگر مراجع سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔ یہی جامعیت اسے ایک معتبر علمی ماخذ بناتی ہے۔

وفات و علمی وراثت

27 جنوری 2016ء کو آپ کا وصال کراچی میں ہوا۔ آپ کی وفات ایک عظیم علمی خلا تھی، مگر آپ کی تصانیف اور شاگرد آج بھی آپ کی علمی و فکری میراث کے امین ہیں۔ "شرح صحیح مسلم" اور "تبیان القرآن" آپ کے علم و اخلاص کی روشن علامتیں ہیں۔[4]

1. شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدیؒ تعارف

"شرح صحیح مسلم" علامہ غلام رسول سعیدیؒ کی علمی و تحقیقی زندگی کا شاہکار ہے۔ یہ شرح نہ صرف "صحیح مسلم" کی توضیح و تشریح ہے بلکہ فقہی و عقلی مباحث کا ایک جامع ذخیرہ بھی ہے۔

2. ناشر

یہ عظیم تصنیف مختلف جلدوں پر مشتمل ہے اور کئی دینی اداروں اور اشاعتی اداروں نے اسے شائع کیا ہے۔

3. خصوصیات

. لغوی تشریحات: ہر حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ کے لغوی و نحوی معانی کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

اصطلاحی مفاہیم کی وضاحت: احادیث میں وارد فقہی اصطلاحات کی علمی تشریح کی گئی ہے۔

مذاہب اربعہ کا تقابلی جائزہ: مختلف فقہی مکاتبِ فکر کا مدلل تقابلی تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جبکہ حنفی مسلک کی علمی ترجیح بھی واضح طور پر نمایاں ہے۔

اہلِ سنت کے عقائد کا مدلل بیان: عقائد و معمولاتِ اہلِ سنت کو مضبوط دلائل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

علماء سے علمی اختلاف: علمی اختلافات کو احترام کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، کسی شخصیت پر تنقید کے بجائے تحقیق پر زور دیا گیا ہے۔

جدید عصری مسائل کا حل: عصرِ حاضر کے مسائل کا فقہی و شرعی تجزیہ بھی شامل ہے۔

4. استفادہ وماخذ

علامہ سعیدیؒ نے اپنی شرح میں مراجع و مصادر کی ایک وسیع فہرست استعمال کی، جن میں کتبِ حدیث، تفاسیر، فقہی ذخائر اور معاصر علمی تحقیق شامل ہے۔

5. جلد اوّل تا جلد سابع: تعارفی جائزہ

شرح صحیح مسلم سات جلدوں پر مشتمل ہے۔ ہر جلد میں مختلف ابواب و موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، مثلاً:

6. جلد اوّل: مقدمہ واصولِ روایت

جلد دوم تا سابع: عبادات، معاملات، حدود، معاشرت، عقائد، اور فضائل پر مبنی احادیث کی تشریح

7. منہج واسلوب

شرح کا اسلوب سادہ مگر علمی ہے۔ علامہ سعیدیؒ نے دلائل و حوالہ جات کو منظم انداز میں پیش کیا ہے، جس سے قاری کو فقہی فہم اور حدیثی بصیرت دونوں حاصل ہوتے ہیں۔

مولانا عبد العزیز علوی اور "تحفۃ المسلم" کا تعارف

مولانا عبد العزیز علوی ایک باوقار، مؤثر اور حق شناس عالم دین ہیں۔ ان کی شخصیت میں سادگی، خودداری، معاملہ فہمی، خوش خلقی اور بے باکی جیسے اوصاف نمایاں ہیں۔ علمی حلقوں میں انہیں شیخ المشائخ، مخدوم العلماء، استاذ الاساتذہ، بحر العلوم، جامع المعقول والمنقول اور عمدۃ المدرسین جیسے معزز القابات سے نوازا گیا ہے۔ انہوں نے مختلف علمی و فکری مکاتب کے جلیل القدر اساتذہ سے استفادہ کیا اور تقریباً پچاس برسوں سے علم و حکمت کی روشنی عام کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ ذیل میں ان کی سوانح کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔[5]

خاندانی پس منظر اور ابتدائی زندگی

مولانا علوی نے ایک انٹرویو میں اپنے خاندان کے بارے میں بیان کیا:

"میری پیدائش بڑھیمال میں ہوئی، جو ہمارے بزرگوں نے ریاست بیکانیر سے ہجرت کر کے آباد کیا۔ قیام پاکستان کے وقت، اگست 1947ء میں ہم نے ہجرت کی اور آخر کار چک نمبر 36 گ ب، جڑانوالہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔"

محمد اسحاق بھٹی کے مطابق، مولانا عبدالعزیز علوی ایک علمی و دینی روایت سے وابستہ گھرانے میں پیدا ہوئے، جو مشرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور کے گاؤں بڑھیمال سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کے والد حافظ احمد اللہ، دادا میاں قادر بخش اور پردادا حاجی علی محمد تھے۔[6]

مولانا علوی کی والدہ جمیلہ، اگرچہ رسمی تعلیم سے محروم تھیں، مگر تربیتِ اولاد اور عبادات کی پابندی پر خاص توجہ رکھتی تھیں۔ والد محترم، حافظ احمد اللہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں شیخ الحدیث کے طور پر تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، اور مولانا علوی نے ان سے احادیث کی تعلیم حاصل کی۔

تاریخ اور مقام پیدائش

تمام معتبر ذرائع کے مطابق، مولانا عبدالعزیز علوی کی پیدائش 15 فروری 1943ء کو گاؤں بڑھیمال میں ہوئی۔[7]

بھائی بہنیں

والد کی پہلی شادی سے تین بھائی اور ایک بہن، جبکہ دوسری شادی سے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔[8]

علمی و تعلیمی سفر

ابتدائی تعلیم غیر رسمی انداز میں گاؤں میں شروع ہوئی۔ ہجرت کے بعد، انہوں نے پرائمری اسکول سے تعلیم حاصل کی اور قرآن مجید کا ناظرہ مولانا عبدالکریم سے مکمل کیا۔ بعد ازاں مختلف مقامات پر تعلیمی سفر جاری رہا، اور انہوں نے کلیہ دارالقرآن والحدیث، جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور جامعہ محمدیہ اوکاڑہ سے دینی علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1967ء میں انہوں نے حافظِ قرآن کا اعادہ مکمل کیا اور صحیح بخاری کا مطالعہ بھی کیا۔[9]

تدریسی خدمات

مولانا عبدالعزیز علوی نے تدریسی سفر 1967ء میں جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد سے شروع کیا اور مختلف مدارس میں 51 سال سے زائد عرصے تک تدریس کی۔ 1988ء سے 2018ء تک وہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بطور شیخ الحدیث وابستہ رہے۔[10]

کچھ مشہور اساتذہ:

1. حافظ احمد اللہ (والد)

2. مولانا عبد الکریم

3. مولانا حمزہ وغیرہ[11]

مشہور تلامذہ:

1. ڈاکٹر زاہد اشرف

2. ڈاکٹر حافظ محمد نعیم

3. شیخ عدیل الرحمن وغیرہ[12]

ازواج واولاد

مولانا علوی نے 1979ء میں شادی کی اور آٹھ بچوں کے والد ہیں، جن میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ بڑے بیٹے محمد عمر حافظِ قرآن ہیں، جبکہ چھوٹے بیٹے محمد عثمان نے درس نظامی مکمل کیا۔[13]

تالیف و تصانیف

مولانا عبد العزیز علوی کی مشہور تصنیف "تحفۃ المسلم شرح صحیح مسلم" ہے۔ اس کے علاوہ متعدد دیگر کتب اور تحقیقی مقالے بھی لکھے، جیسے:

1. الناسخ والمنسوخ

2. الجرح والتعدیل

3. زبدہ الایمان (ترجمہ) وغیرہ

اخلاق وعادات: مولانا علوی متقی، شریعت کے پابند، نرم گفتار، علم دوست اور طلبہ کے خیر خواہ ہیں۔ وہ طلبہ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دینی علوم میں گہرائی اور مضبوطی پیدا کریں، جبکہ عصری علوم کو ثانوی حیثیت میں اختیار کریں۔[14]

"تحفۃ المسلم" (مولانا عبد العزیز علوی)

تعارف: "تحفۃ المسلم" صحیح مسلم کی اردو مفصل شرح ہے، جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں احادیث کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا، متن کے ترجمہ، اصطلاحات کی وضاحت اور فقہی مسائل کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

خصوصیات

1. احادیث کے فقہی و عملی نکات قرآن اور دیگر معتبر مصادر سے واضح کیے گئے۔

2. ہر حدیث کے تحت "فوائد ومسائل" شامل کیے گئے۔

3. احادیث کی تحقیق اور تخریج ہر صفحے پر درج۔

4. عربی متن مکمل اعراب کے ساتھ، اردو ترجمہ سادہ اور عام فہم۔

5. حوالہ جات اور ابواب کی ترتیب آسانی سے تلاش کے لیے۔

6. قدیم وجدید شروحات سے استفادہ کیا گیا۔

ابواب بندی (مختصر جائزہ)

جلد اوّل: کتاب الایمان اور کتاب الطہارہ (حدیث نمبر 1 تا 612)

جلد دوم: کتاب الطہارہ، الحیض، الصلاۃ، المساجد و مواضع الصلاۃ، صلاۃ المسافرین و قصرھا (حدیث نمبر 213 تا 731)

جلد سوم تا ہشتم: فضائل القرآن، الجمعۃ، صلاۃ العیدین، الزکاۃ، الصیام، الحج، الطلاق، الجہاد، الاداب، التفسیر وغیرہ (حدیث نمبر 1732 تا 7563)

منہج اسلوب

شرح میں ہر حدیث کو عربی متن کے ساتھ پیش کیا گیا، پھر اعراب، اردو ترجمہ اور "مفردات الحدیث" کے تحت الفاظ کی وضاحت کی گئی۔ فوائد و مسائل نکتہ وار بیان کیے گئے تا کہ قارئین احکام و مفاہیم آسانی سے سمجھ سکیں۔

"شرح صحیح مسلم" اور "تحفۃ المسلم" کا علمی مقام

"شرح صحیح مسلم" اور "تحفۃ المسلم" بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کے آغاز میں لکھی جانے والی اہم شروحات ہیں، جو مختلف مکاتب فکر کے جلیل القدر علماء کی تحقیقی کوششوں کا نتیجہ ہیں اور علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل کر چکی ہیں۔ یہ شروح نہ صرف حدیث کی سمجھ میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ محققین کے لیے تحقیق کے نئے راستے بھی کھولتی ہیں۔

شرح صحیح مسلم

"شرح صحیح مسلم" کو علمی دنیا میں بلند مقام حاصل ہے۔ اس میں اصول حدیث کے پیچیدہ مباحث کو آسان انداز میں پیش کیا گیا، احادیث کا رواں اردو ترجمہ اور فقہائے اربعہ کے دلائل کے ساتھ فقہ حنفی کی ترجیحات واضح کی گئی ہیں۔ جدید مسائل پر مدلل حل بھی شامل ہیں اور کتاب جدید تحقیق کے اصولوں کے مطابق مرتب کی گئی ہے۔

معاصر علماء، جیسے مفتی شجاعت علی قادری،[15] علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری،[16] مولانا عالم مختار حق،[17] اور دیگر، اس کی تحقیق، اسلوب اور علمی گہرائی کی تعریف کرتے ہیں اور اسے اردو میں حدیث کی بہترین شرح قرار دیتے ہیں۔

تحفۃ المسلم

"تحفۃ المسلم" بھی جامع اور تحقیقی تصنیف ہے، جس میں ہر حدیث کا دقیق ترجمہ، لغوی وضاحت، فقہی استنباط اور مختلف مکاتب فکر کی آراء شامل ہیں۔ مولانا عبدالعزیز علوی نے متن کی سادگی، علمی امانت داری اور معتدل رائے کے ساتھ اردو قارئین کے لیے اسے مفید بنایا۔[18]

کتاب الزکوٰۃ پر تحقیقی جائزہ

"شرح صحیح مسلم "(غلام رسول سعیدی) اور "تحفۃ المسلم "(مولانا عبدالعزیز علوی)

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے، جس کا مقصد معاشرتی انصاف قائم کرنا، فلاح و بہبود کی فراہمی، اور مسلمانوں کے درمیان مالی توازن پیدا کرنا ہے۔ اس باب میں دو اہم شروح، یعنی "شرح صحیح مسلم" اور "تحفۃ المسلم" میں کتاب الزکوٰۃ کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے، جس میں فقہی آراء، تاریخی پس منظر، اور عملی مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

"شرح صحیح مسلم "میں کتاب الزکوٰۃ کا تحقیقی جائزہ

"شرح صحیح مسلم" میں زکوٰۃ کی تعریف لغوی اور شرعی اصطلاحات میں بیان کی گئی ہے اور اس کی حکمت، فوائد اور فرضیت کی تاریخی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں نظام زکوٰۃ کی مرکزیت، معاشرتی اثرات، اور فقہی اختلافات کی وضاحت کی گئی ہے۔

اہم نکات:

زرعی پیداوار اور نصاب: فقہاء خصوصاً امام ابو حنیفہ کے نظریات، زرعی پیداوار اور نصاب کے فقہی اختلافات۔

مالی امور: سونے، چاندی، کرنسی نوٹ، قرض، صنعتی و کاروباری قرض، اور ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرض پر زکوٰۃ کے مسائل۔

جانور و اثاثہ جات: گھوڑے، زیورات، اور ٹیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمینوں پر زکوٰۃ۔

صدقہ اور خیرات: صدقہ فطر، مالِ حرام سے صدقہ، ایصال ثواب، اور ہر نیکی کو صدقہ قرار دینا۔

خرچ کرنے کی فضیلت: اہل وعیال، رشتہ دار، میت کی طرف سے صدقہ، سخی و بخیل کی مثالیں، اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے افضل۔

اخلاقی تعلیمات: سوال کرنے کی ممانعت، قناعت، فقر و غنا، حرص دنیا کی مذمت، مؤلفۃ القلوب اور خوارج کے فقہی احکام۔

آل رسول ﷺ پر زکوٰۃ کی حرمت: گستاخ رسول ﷺ اور اہل بیت پر زکوٰۃ کی حرمت۔

یہ فصل زکوٰۃ کے علمی اور عملی پہلوؤں کو یکجا کرتی ہے اور فقہ و اخلاق کے درمیان تعلق واضح کرتی ہے۔

زکوٰۃ کا لغوی بیان

علامہ ابن اثیر جزری زکوٰۃ کے بارے میں یوں بیان فرماتے ہیں:

"أصل الزكاة في اللغة الطهارة والنماء والبركة والمدح، وكل ذلك قد استعمل في القرآن والحديث"[19]

(زکوٰۃ کی اصل لغت میں طہارت (پاکیزگی)، نمو (ترقی)، برکت اور تعریف ہے، اور یہ تمام معانی قرآن و حدیث میں استعمال ہوئے ہیں۔)

شرعی واصطلاحی بیان

علامہ عینی رحمہ اللہ زکوٰۃ کی شرعی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"إعطاء جزء من النصاب الحولي إلى فقير غير هاشمي بعد حولان الحول"[20]

(زکوٰۃ اس مال میں سے جو نصاب کو پہنچ چکا ہو، ایک سال گزرنے کے بعد غیر ہاشمی فقیر کو دینا ہے۔)

زکوۃ کا بنیادی رکن اخلاص ہے، جبکہ اس کے وجوب کا سبب اتنا مال ہے جو نصاب کے برابر ہو۔ اس کی چند اہم شرائط میں اسلام، عقل، بلوغ، آزادی، نصاب پر سال کا گزرنا اور ضروری اخراجات سے فارغ ہونا شامل ہیں۔ زکوۃ ایک فرض عبادت ہے، اور اس کی ادائیگی سے مسلمان اپنی شرعی ذمہ داری سے بری ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً، وہ دنیا میں تحسین اور آخرت میں ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔[21]

زکوٰۃ کی حکمتیں اور فوائد

1. اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو اس لیے فرض کیا تاکہ مسلمان صرف دنیاوی مال و دولت میں مگن نہ ہو جائے، بلکہ وہ اپنی دولت کو اللہ کی رضا کے حصول کے لیے خرچ کرے۔ آخرت کی کامیابی صرف مال جمع کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے ہی رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں فرمایا گیا:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِہِمْ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمْ وَتُزَکِّیہِمْ بِہَا"[22]

(ان کے مالوں سے صدقہ لے لو تاکہ تم ان کو پاکیزہ کر دو اور ان کا تزکیہ کرو۔)

انسان فطری طور پر مال کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے جمع کرنے میں رغبت رکھتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو لازم قرار دیا تاکہ اس کے دل سے دنیا کی محبت کم ہو، اور وہ اپنے مال کو نیکی کے کاموں میں خرچ کرے۔

2. دولت کی کثرت انسان کو تکبر، غرور، سرکشی اور گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ قرآن میں ہے:

"إِنَّ الْإِنسَانَ لَیَطْغَیٰ، أَن رَّآہُ اسْتَغْنَیٰ"[23]

(یقیناً انسان سرکش ہو جاتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے پرواہ سمجھتا ہے۔)

زکوٰۃ کی ادائیگی انسان کی سرکشی اور غرور کو کم کرتی ہے اور اسے اللہ کی رضا کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

3. اللہ تعالیٰ محتاجوں کی حاجت روائی کرتا ہے، ضرورت مندوں کو عطا فرماتا ہے، اور مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے۔ جب مسلمان زکوٰۃ دیتا ہے تو وہ اللہ کی صفتِ رزاقی کی پیروی کرتا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"صِبْغَۃَ اللَّہِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّہِ صِبْغَۃً"[24]

(اللہ کا رنگ! اور اللہ کے رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں۔)

4. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اپنی نبوت کا ذکر فرمایا تو انہوں نے آپ کی خوبیوں کی بنیاد پر فوراً آپ کی تائید کی اور فرمایا کہ: "آپ یتیموں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں کو کھلاتے ہیں، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مشکلات میں دوسروں کی مدد کرتے ہیں۔"[25]

زکوٰۃ کے ذریعے مسلمان بھی انہی صفات کو اختیار کرتا ہے، جو کہ نبوی سیرت کا عکس ہے۔

5. جب ضرورت مند افراد دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص زکوٰۃ کے ذریعے ان کی مدد کرتا ہے، تو وہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور اس کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مشہور قول ہے۔

"جبلت القلوب علی حب من احسن الیہا وبغض من اساء الیہا"[26]

(دل فطری طور پر اس سے محبت کرتے ہیں جو ان سے حسن سلوک کرے، اور اس سے نفرت کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بدسلوکی کرے۔)

فرضیت زکوٰۃ کی تاریخ

ملا علی قاری کے بقول صدقہ فطر ۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں فرض کیا گیا، اور زکوٰۃ کی دیگر اقسام بھی اسی سال لازم ہوئیں، لیکن معتبر رائے یہ ہے کہ زکوٰۃ اجمالی طور پر مکہ مکرمہ میں ہی نازل ہو چکی تھی۔[27]

جس طرح اسلام کے آغاز کے ساتھ ہی نماز کا سلسلہ شروع ہوا، اسی طرح زکوٰۃ اور عمومی خیرات کا تصور بھی ابتدا ہی سے موجود تھا۔ تاہم، زکوٰۃ کا مکمل اور منظم نظام تدریجی طور پر، خصوصاً فتح مکہ کے بعد قائم ہوا۔ ابتدائی دور میں "زکوٰۃ" کا لفظ صرف عام صدقہ و خیرات کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ بعد میں اس کی تفصیلات جیسے نصاب، سال گزرنے کی شرط، اور دیگر شرائط واحکام مرحلہ وار واضح ہوتے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا محور دو بنیادی حقوق تھے: حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ حقوق اللہ کی بہترین مثال نماز ہے، جبکہ حقوق العباد کی نمایاں علامت زکوٰۃ ہے۔ ابتدا میں آپ خلوت میں جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، اسی خاموشی سے غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کی مدد بھی فرماتے تھے۔ اگرچہ سورۂ مزمل وحی کے ابتدائی دور کی سورت ہے، لیکن اس میں وہ تمام بنیادی تعلیمات موجود ہیں، جن پر اسلام کی مکمل عمارت تعمیر ہوئی۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"و اقیموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وا قرضوا اللہ قرضا حسنا وما تقدموالا نفسکم من خیر تجد ولا عند اللہ ہو خیرا واعظم اجرا"[28]

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو، اور جو بھی نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے، وہ اللہ کے ہاں بہتر اور بڑے اجر کے طور پر پاؤ گے۔)

زکوٰۃ کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی تعلیمات میں نماز کے ساتھ جس اہم فریضے پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے، وہ زکوٰۃ ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی برابر خیال رکھا گیا ہے ہے۔ قرآنِ مجید میں بتیس مقامات پر لفظ "زکوٰۃ" صراحت کے ساتھ ذکر ہوا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی مدح و تعریف کی گئی ہے، جبکہ زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سخت مذمت کی گئی ہے اور ان کے لیے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے، جو زکوٰۃ کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ اس عذاب کی وعید کے علاوہ بھی احادیث میں بار بار نماز کے بعد زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے ۵ ہجری دور میں جب وفدِ عبد القیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دین اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال کا ذکر فرمایا، ان میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کو بیان فرمایا۔[29]

جب ۹ ہجری دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم مقرر فرمایا، تو آپ نے انہیں ہدایت دی:

"فليكناول ما تدعوہم الى ان يوحدوا الله فاذا عرفوا ذلك فاخبر ہو ان الله فرض عليہم خمس صلوات في يومہم وليلتہم فاذا صلوا فأخبرہم ان الله افترض عليہم زكوة في أموالہم توخذ من غنيہم فترد على فقيرہم "[30]

(سب سے پہلے لوگوں کو اللہ کی توحید کی دعوت دینا، اور جب وہ اللہ کو ایک مان لیں، تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز قائم کرنے لگیں، تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے ان کے مالوں میں زکات فرض کی ہے، جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں کو واپس دی جائے گی۔)

نظام زکوٰۃ کی مرکزیت

نماز اور زکوٰۃ کا باہمی ربط اس حقیقت کا مظہر ہے۔ اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جو نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی زندگی کا بھی جامع اور متوازن نظام پیش کرتا ہے۔ یہ روحانی اور مادی دونوں پہلوؤں کو ساتھ لے کر چلتا ہے اور ان کے لیے باقاعدہ نظم وضبط فراہم کرتا ہے۔ عبادات کے سلسلے میں اسلام نے مساجد میں باجماعت نماز کا اہتمام کیا، جبکہ معاشی و معاشرتی نظام کی بہتری کے لیے بیت المال کا تصور دیا، جہاں زکوٰۃ کی رقم جمع کی جاتی ہے تاکہ اس کو مسلمانوں کی اجتماعی فلاح وبہبود کے لیے خرچ کیا جاسکے۔

جیسے انفرادی طور پر گھر میں نماز پڑھنے سے فرض تو ادا ہو جاتا ہے، لیکن اس کی روح اور مرکزیت باقی نہیں رہتی، اسی طرح اگر زکوٰۃ انفرادی طور پر دی جائے تو شرعی فریضہ تو پورا ہو جاتا ہے، مگر اس کی اجتماعی روح اور اصل مقصد زائل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب بعض قبائل نے کہا کہ وہ زکوٰۃ بیت المال میں جمع نہیں کروائیں گے بلکہ خود ہی اسے اس کے مستحقین تک پہنچائیں گے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور انہیں زکوٰۃ بیت المال میں جمع کروانے پر مجبور کیا۔ اگر اس وقت ان کا یہ مؤقف قبول کر لیا جاتا تو اسلامی وحدت بکھر جاتی اور مسلمانوں کا اجتماعی نظام ابتدا ہی میں درہم برہم ہو جاتا۔)[31]

"حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ، قَالَ: نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرًا، وَہوَ ابْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيه، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَة أَوْسُقٍ صَدَقَة، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَة، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَة"[32]

(حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"پانچ وسق(۳۲من) سے کم زرعی پیداوار میں زکوٰۃ نہیں، پانچ اونٹوں سے کم مال مویشی میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ (تقریباً دوسو درہم یاساڑے باون تولے(۲۱۲۰۳۶ گرام) تولہ چاندی سے کم مال میں زکوٰۃ واجب نہیں۔)

"تحفۃ المسلم" میں کتاب الزکوٰۃ کا تحقیقی جائزہ

"تحفۃ المسلم" میں زکوٰۃ کی ادائیگی، نصاب، اور فقہی مسائل کو سادہ اور عملی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہاں فقہ حنفی کے اصولوں کے مطابق نصاب، غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ، اور بروقت ادائیگی کے مسائل پر تفصیل دی گئی ہے۔

اہم نکات:

صدقہ فطر اور نصاب: کھجور یا جو سے صدقہ فطر، اور فطرانہ نماز عید سے قبل صدقہ نکالنے کے احکام۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا گناہ: معاشرتی و دینی ذمہ داریوں میں کمی اور شدید عقوبت۔

خرچ کرنے کی فضیلت: اہل و عیال، رشتہ دار، خاوند، اولاد اور والدین پر خرچ، اور ایصال ثواب۔

صدقہ کی اہمیت:

ہر نیکی کو صدقہ کہنا، پاکیزہ کمائی سے صدقہ، صدقہ چھپ کر دینے کی فضیلت، اور بہترین صدقہ کی تعریف۔

معاشرتی اصول: اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے افضل، سوال کرنے کی ممانعت، دنیاوی حرص کی مذمت، اور مسکین کی تعریف۔ آل نبی ﷺ کی شمولیت: آل نبی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے مقرر نہ کرنا، اور وصول کرنے والے کو راضی رکھنے کے اصول۔ یہ فصل زکوٰۃ کے عملی اطلاق اور معاشرتی اثرات پر روشنی ڈالتی ہے اور فقہی و اخلاقی اصول کو سادہ انداز میں بیان کرتی ہے۔

نتیجہ:

زیرِ نظر مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ "شرحِ صحیح مسلم" از علامہ غلام رسول سعیدیؒ اور "تحفۃ المسلم" از مولانا عبدالعزیز علوی دونوں اپنی اپنی جگہ پر اردو زبان میں حدیث فہمی اور فقہی بصیرت کے بے مثال نمونے ہیں۔ دونوں شروحات میں زکوٰۃ کے موضوع کو نہ صرف علمی بلکہ عملی، اخلاقی اور معاشرتی زاویوں سے بھی نہایت جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدیؒ کی "شرح صحیح مسلم" ایک تحقیقی و فقہی شاہکار ہے جس میں مسائلِ زکوٰۃ کو اصولِ فقہ کی روشنی میں مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف فقہی مذاہب کا تقابلی مطالعہ، قرآنی دلائل کی تطبیق، اور جدید دور کے مالی مسائل جیسے کرنسی، قرض، بیمہ، اور انعامی بانڈز پر اجتہادی آراء پیش کی گئی ہیں۔ یہ شرح علمی گہرائی، فقہی جامعیت اور اعتدال پسندی کے امتزاج کی حامل ہے۔

دوسری طرف، مولانا عبدالعزیز علوی کی "تحفۃ المسلم" عام فہم اور تدریسی اسلوب میں لکھی گئی شرح ہے جو طلبہ، ائمہ اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید ہے۔ اس میں ہر حدیث کے ترجمہ، لغوی تشریح، اور "فوائد و مسائل" کے تحت فقہی و عملی رہنمائی پیش کی گئی ہے۔ مصنف نے پیچیدہ فقہی مباحث کو سہل انداز میں بیان کر کے زکوٰۃ کے فہم کو عام کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

دونوں مصنفین نے زکوٰۃ کو صرف ایک مالی فریضہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی نظام کے طور پر پیش کیا ہے، جو مسلمانوں میں ہمدردی، ایثار، عدل اور معاشرتی توازن پیدا کرتا ہے۔ ان کے نزدیک زکوٰۃ محض دولت کی تقسیم نہیں بلکہ دلوں کی تطہیر، معاشرت کی اصلاح، اور امتِ مسلمہ کی وحدت کا ذریعہ ہے۔

الغرض، "شرح صحیح مسلم" علمی اور تحقیقی گہرائی کی نمائندہ ہے جبکہ "تحفۃ المسلم" عملی اور تدریسی وضاحت کا مظہر ہے۔ دونوں کا مطالعہ زکوٰۃ کے مفہوم، اس کی فرضیت، حکمت، اور سماجی اثرات کو سمجھنے کے لیے ناگزیر ہے۔ ان دونوں شروحات کا تقابلی مطالعہ اردو زبان میں فقہ الزکوٰۃ کے علمی ذخیرے کو نہ صرف وسعت دیتا ہے بلکہ آئندہ محققین کے لیے ایک مضبوط تحقیقی بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

سفارشات:

8. جامعات میں تدریسِ حدیث کے نصاب میں اضافہ:

شرح صحیح مسلم" از علامہ غلام رسول سعیدیؒ اور "تحفۃ المسلم" از مولانا عبدالعزیز علوی جیسے معاصر شروح کو جامعات اور دینی مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ طلبہ جدید فقہی و اخلاقی مباحث سے واقف ہوں۔

9. زکوٰۃ کے فقہی و سماجی نظام پر مزید تحقیق:

دونوں شروح میں پیش کردہ فقہی آراء کو جدید مالیاتی نظام (جیسے انویسٹمنٹ، انعامی بانڈز، اور بینکنگ) کے تناظر میں مزید تحقیقی مطالعہ کا حصہ بنایا جائے تاکہ زکوٰۃ کے اطلاقی پہلو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔

10. زکوٰۃ کے ادارہ جاتی نظام کی تشکیل:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے طرزِ عمل کے مطابق زکوٰۃ کے اجتماعی و مرکزی نظام کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر مؤثر ادارے قائم کیے جائیں تاکہ زکوٰۃ کا مصرف مستحقین تک منظم انداز میں پہنچ سکے۔

11. عصری فقہی مسائل پر اجتہادی مکالمہ:

علامہ غلام رسول سعیدیؒ کی اجتہادی بصیرت اور مولانا عبدالعزیز علوی کے سادہ و عملی اسلوب کو سامنے رکھتے ہوئے، علماو فقہا کے مابین جدید معاشی و سماجی مسائل پر مکالمہ فروغ دیا جائے۔

12. زکوۃ کی اخلاقی وروحانی اہمیت کی ترویج

زکوۃ کے صرف مالی پہلو پر نہیں بلکہ اس کی اخلاقی وروحانی حکمتوں پر بھی عوامی سطح پر آگاہی پیدا کی جائے تاکہ یہ عبادت محض رسمی فریضہ نہ رہے بلکہ اخلاقی تزکیہ کا ذریعہ بنے۔

13. تحقیقی اداروں میں تقابلی مطالعہ کا فروغ:

شرح صحیح مسلم "اور "تحفۃ المسلم" کے تقابلی مطالعہ کو تحقیقی مقالوں، سیمیناروں اور ورکشاپس میں موضوع بنایا جائے تاکہ دونوں مکاتبِ فکر کی علمی جہات سامنے آئیں۔

14. اردو زبان میں علمی ذخائر کی اشاعت:

چونکہ دونوں شروح اردو زبان میں ہیں، اس لیے ان کی سادہ و تشریحی تلخیص تیار کر کے عام فہم سطح پر شائع کی جائے تاکہ عوام الناس بھی ان علمی افکار سے مستفید ہو سکیں۔

15. **زکوۃ کی ڈیجیٹل آگاہی مہم :** ٹیکنالوجی کے اس دور میں آن لائن پلیٹ فارمز، ایپلیکیشنز اور سوشل میڈیا کے ذریعے زکوۃ کی تعلیم، نصاب، اور مصارف سے متعلق مواد عام کیا جائے۔

حوالہ جات

[1] ۔سعیدی، غلام رسول، علامہ، مقدمہ تبیان الفرقان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۵،، ج:۱، ص:۴۹

[2] سعیدی، غلام رسول، علامہ، توضیح البیان، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۶، ص:۳۵

[3] قادری محمد اسماعیل، حقائق شرح صحیح مسلم ودقائق تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۴،، ص:۳۸

[4] شگفتہ جبین ودیگر، علامہ غلام رسول سعیدی: حیات وخدمات، والضحی پبلی کیشنز، لاہور، سن، ص:۲۰

[5] جزری، محمد بن اثیر، مجد الدین، علامہ، نہایہ، مطبوعہ موسستہ اسماعیلیان، ایران، ۱۳۰۷ھ، ج:۲ص:۱۲۶۴

[6] عینی، بدرالدین، علامہ، عمدۃ القاری، ۲۲۳ھ، ادارہ الطباعۃ المنیریہ، مصر، ۱۳۴۸ھ، ج:۸ص:۲۲۳

[7] سورہ العلق (۹۶)۶۔۷

[8] سورہ البقرہ (۲)۱۳۸

[9] بخاری، ابوعبداللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸ھ، ج:اص:۳

[10] قاری، ملاعلی، مرقات، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ۱۳۹۲ھ، ج:۲، ص:۱۱۸

[11] حنبل، احمد بن، امام، سند امام احمد، مکتب اسلامی، بیرت، ۱۳۱۸ھ، ج:۱، ص:۲۰۲

[12] قشیری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، نور محمد اصح المطابع، کراچی، ۱۳۷۵ھ، ج:۲، ص:۹۸

[13] بخاری، ابو عبد اللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸۱ھ، ج:۱، ص:۱۸۸

[14] بخاری، ابو عبد اللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸۱ھ، ج:۱ص:۱۸۸

[15] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو، ۲۰۰۲،، ج:۴، ص:۳۳

[16] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو، ۲۰۰۲،، ج:۴، ص:۴۱

[17] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو، ۲۰۰۲،، ج:۴، ص:۴۴

[18] علوی، عبد العزیز، مولانا، تحفۃ المسلم، نعمانی کتب خانہ، لاہور، ۲۰۱۷، ج:۱، ص:۲۰

[19] جزری، محمد بن اثیر، مجد الدین، علامہ، نہایہ، مطبوعہ موسستہ اسماعیلیان، ایران، ۱۳۰۷ھ، ج:۲ص:۱۲۶۴

[20] عینی، بدر الدین، علامہ، عمدۃ القاری، ۲۲۳ھ، ادارہ الطباعۃ المنیریہ، مصر، ۱۳۴۸ھ، ج:۸ص:۲۲۳

[21] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور، ج:۲، ص:۸۷۵

[22] سورہ التوبہ (۹) ۱۰۳

[23] سورہ العلق (۹۶) ۶۔۷

[24] سورہ البقرہ (۲) ۱۳۸

[25] بخاری، ابو عبد اللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸۱ھ، ج:۱ص:۳

[26] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج:۲، ص:۸۷۷

[27] قاری، ملا علی، مرقات، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ۱۳۹۲ھ، ج:۲، ص:۱۱۸

[28] سورہ المزمل (۷۳) ۲۰

[29] بخاری، ابو عبد اللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸۱ھ، ج:۱، ص:۱۸۸

[30] بخاری، ابو عبد اللہ، امام، صحیح بخاری، مکتبہ نور محمد اصح، کراچی، ۱۳۸۱ھ، ج:۲، ص:۱۰۹۸

[31] سعیدی، غلام رسول، علامہ، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۲ء، ج:۲، ص:۸۸۲

[32] مسلم القشیری النیشاپوری، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب زکوٰۃ، باب: کتاب زکوٰۃ، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، الریاض ۲۰۱۵، حدیث نمبر: ۹۷۹